بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

ششماہی اول

کافیہ نوٹس

محترم استاد

محمد رضوان رضا چشتی المدنی صاحب

مدرس جامعۃ المدینہ نارووال

مرتب

حافظ محمد بلال چوراہی صاحب

خادم دربار عالیہ چورہ شریف

درجہ رابعہ

جامعۃ المدینہ نارووال

الحمدللہ۔۔

اللہ پاک کے فضل و کرم استاد محترم کی بھرپور محنت والدین کی نیک دعاؤں کی بدولت کافیہ کے ششماہی اول نوٹس بنانے کی سعادت حاصل کی ہے مکمل طور پر سوالات و جوابات کے طرز پر بنائے گئے نوٹس سالانہ پیپرز کی تیاری میں آپکے بہت زیادہ معاون ثابت ہوسکتے ہیں صدقہ جاریہ سمجھ کر آگے ضرور شیئر کریں تاکہ باقی طلبہ بھی مستفید ہوسکیں اللہ پاک سب کو کامیاب فرمائے غلطی انسان سے ہوسکتی ہے، اگر کوئی غلطی پائیں تو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حافظ محمد بلال چوراہی صاحب

خادم دربار عالیہ چورہ شریف

0307-0378300

کتاب کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنے کی وجہ

کتاب کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنے کی تین وجہ ہے:

1- اقتداء بالقرآن   2- اقتداء حدیث

3- اقتداء صالحین

چند اعتراض

اعتراض اول:

مصنف نے قرآن پاک کی اقتداء نہیں کی کیوں کہ قرآن پاک میں بسم اللہ کے بعد الحمد للہ ہے پر کتاب میں نور الکلمہ ہے۔

جواب: قرآن پاک کی ترتیب دو طرح کی ہے

i- مجموعی   ii- نزولی

مصنف نے نزولی ترتیب کی اقتداء کی ہے۔

اعتراض ثانی

مصنف نے احادیث کی بھی مخالفت کی ہے کیوں کہ حدیث پاک میں الحمد للہ سے کام کی ترغیب ہے۔

جواب: مصنف نے حدیث کی مخالفت نہیں کی کیوں کہ احادیث میں اللہ کے نام سے کام شروع کرنے کی ترغیب ہے اور اللہ کا نام بسم اللہ میں موجود ہے۔

جواب ثانی: مصنف نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث فعلی پر عمل کیا ہے کیوں کہ آپ ﷺ جب خط لکھتے تو بسم اللہ کے بعد الحمد للہ نہیں ہوتا تھا۔

تیسرا اعتراض:
مصنف نے سلف صالحین کی بھی مخالفت کی ہے کیونکہ بزرگوں کی کتابوں میں بسم اللہ کے بعد الحمدللہ سے ابتدا کی ہے۔

جواب: مصنف کسر نفسی کرتے ہوئے ایسا کیا ہے کیا میں اور کیا وہ کیا اُن کی کتاب اور کیا میری کتاب۔

سوال: کلمہ کو کلام پر مقدم کرنے کی وجہ:
کلمہ مفرد کے مرتبے میں ہے اور کلام مرکب کے مرتبے میں مفرد مرکب پر مقدم ہوتا ہے اس وجہ سے کلمہ کلام پر مقدم ہے۔

دوسری وجہ: کلمہ کے افراد کلام کے افراد کا جز ہوتے ہیں یعنی کلمہ جز ہے کلام کل ہے اور جز کل پر مقدم ہوتا ہے۔

سوال: الف لام کی قسمیں
الف لام کی ابتداً دو قسمیں ہیں
i- اسمی ii- حرفی

اسمی: اسمی وہ الف لام جو اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں آتا ہے جیسے الضَّارِبُ

حرفی: جو الف لام اسمی کے علاوہ ہو وہ حرفی کہلاتا ہے۔

حرفی کی دو قسمیں ہیں۔ 1- زائدہ 2- غیر زائدہ

زائدہ کی تعریف:

وہ الف لام ہے جس کے آنے اور نہ آنے سے
کلام کے معنی میں کوئی فرق نہ پڑے۔

غیر زائدہ کی تعریف:

ایسا الف لام جس کے آنے اور نہ آنے
سے کلام کے معنی میں فرق پڑتا ہو مثال الرجل قائم

غیر زائدہ کی چار قسمیں ہیں:

1۔ جنسی 2۔ استغراقی 3۔ عہد ذہنی
4۔ عہد خارجی۔

1۔ **جنسی:** الف لام جنسی ایسا الف لام ہے جس کے مدخول سے
افراد مراد نہ ہو بلکہ اُن افراد کی ماہیت اور صفات مراد ہو۔
جیسے **الرجل خیر من المرأۃ**

2۔ **استغراقی:** ایسا الف لام ہے جس کے مدخول سے سارے افراد مراد
ہو جیسے **وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ**

3۔ **عہد ذہنی:** ایسا الف لام جس کے مدخول سے بعض افراد
مراد ہو وہ افراد متکلم کے ذہن میں ہو اور سامع کے ذہن میں
نہ ہو۔ **مثال: انی اخاف ان یاکلہ الذئب**

4۔ **عہد خارجی:** جس کے مدخول سے بعض افراد مراد ہو متکلم اور
سامع دونوں کو معلوم ہو۔ **مثال: فعصی فرعون الرسول**

فائدہ: الکلمۃ پر الف لام جنس کا ہے

سوال: الکلمۃ پر الف لام اور تاء کی تعیین

الکلمۃ پر الف لام جنس کا ہے اور الکلمۃ پر تاء جو ہے یہ وحدت کی ہے۔

اعتراض: جنس اور وحدت میں تو منافات ہے تو پھر یہ ایک ساتھ کیسے۔

جواب: وحدت کی کئی قسمیں ہے۔

1۔ وحدت شخصی جیسے زید

2۔ وحدت نوعی جیسے انسان

3۔ وحدت جنسی جیسے رجل

اور یہاں وحدت سے مراد وحدت جنسی ہے الف لام بھی جنس ہے اور تاء بھی جنس کی تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔

سوال: لفظ کا لغوی معنیٰ پھینکنا ہوتا ہے

اصطلاحی تعریف: ایسا کلمہ جس کا انسان تلفظ کرے۔

اعتراض

اس تعریف سے کلام خدا، فرشتوں کا کلام، جن کا کلام خارج ہوتا ہے جبکہ ان کا کلام بھی الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے۔ (یہ تعریف جامع نہیں)

جواب: مذکورہ تعریف سے مراد یہ ہے ایسا تلفظ جس میں

انسان کو قدرت حاصل ہو وہ چاہے کلام اللہ ہو یا فرشتوں کا کلام یا کوئی بھی کلام ہو لہذا تعریف جامع ہے۔

سوال: وضع کا لغوی معنی ہوتا ہے
رکھنا

اصطلاحی تعریف: اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ
ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح خاص رکھنا جبکہ ایک چیز بولی جائے یا محسوس کی جائے تو دوسری خود بخود سمجھ آجائے۔

سوال: مفرد کا لغوی معنی ہوتا ہے
مفرد باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے
اس کا معنی ہوتا ہے اکیلا کیا ہوا۔

اصطلاحی تعریف: معنی مفرد وہ لفظ ہے جس کے اجزاء معنی کے اجزاء پر دلالت نہ کرتے ہو۔
جیسے زید۔

سوال: مفرد کی اعرابی صورتیں:
مفرد پر تینوں اعراب پڑھے جا سکتے ہے۔

۱۔ مُفْرِد ۔ مجرور اس صورت میں یہ معنی کی صفت بنے گا۔

2- مُفرَدً - منصوب پڑھیں کی صورت میں دو احتمال ہے۔

1- رفع کی ضمیر سے حال بنے گا۔

2- یہ معنی سے حال بنے گا۔

3- مُفرَدٌ - مرفوع   اس صورت میں یہ لفظ کی صفت ثانی بنے گا۔

لفظ تراجم:

کلمہ ایسا لفظ جس کو مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے

مُفرَدً منصوب کا احتمال ظرف؟

پہلے احتمال والا ترجمہ: کلمہ ایسا لفظ ہے جس کو وضع کیا گیا ہو اس حال میں وہ لفظ مفرد ہو۔

منصوب دوسرا احتمال: کلمہ ایسا لفظ ہے جس کو وضع کیا گیا ہو معنی کے لیے اس حال میں کہ وہ معنی مفرد ہو۔

3. مُفرَدٌ   کلمہ ایسا لفظ ہے جس کو کسی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اعتراض:

جب ایک موصوف کی کئی صفتیں ہوں، ان میں کچھ صفت مرکب ہو اور کچھ صفات مفرد ہو تو صفت مفرد کو مقدم کرتے ہے جبکہ یہاں پر اس کا برعکس ہے

جواب: یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثریاں ہے قرآن پاک میں اس کی مثالیں ہے

جیسے: هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

مذکورہ تعریف میں فوائد وقیودات

کسی بھی چیز کی تعریف ہو اس میں چار چیزیں ہوتا ہے.

1- معرَّف 2- جنس

3- تعریف 4- فصل

جنس تمام الفاظ اور اسماء کو شامل ہوتی ہے

نوٹ: تعریف میں سب سے پہلے جنس بعد میں فصلیں آتی ہے لفظ جنس ہے جو کہ تمام الفاظ کو شامل ہے چاہے وہ حکمی ہو یا حقیقی، قلیل یا کثیر، مہمل ہو یا موضوع، مفرد ہو یا مرکب.

فصل: فصل سے جنس میں موجود چیزوں کو الگ کیا جاتا ہے.

فائدہ: ایک تعریف میں جنس کی کئی قسمیں ہوتی ہے

وُضِعَ: فصل اول ہے، اس سے الفاظ مہمل خارج ہوگئے

معنی مفرد: یہ فصل ثانی ہے اس سے مرکبات خارج ہوگئے،

سوال: مصنف کا دعویٰ اور اس پر دلیل۔

جواب: مصنف کا دعویٰ یہ ہے کہ کلمہ کی تین قسمیں ہے نہ زیادہ ہو سکتی ہے اور نہ کم۔

تین قسمیں یہ ہے۔ i۔ اسم ii۔ فعل iii۔ حرف

دعوے پر دلیل (وجہ حصر)

کلمہ یا تو بذات خود اپنے معنیٰ پر دلالت کرے گا یا نہیں کرے گا بصورت ثانی حرف بصورت اوّل دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوگا یا نہیں بصورت ثانی اسم بصورت اول فعل۔

سوال: لفظ عُلِمَ ذکر کرنے کی وجہ

اعتراض: مصنف نے عُلِمَ کیا عُرِفَ کیوں نہیں کیا۔

جواب: عُرِفَ میں کلیات کا ادراک ہوتا ہے جب کہ عُلِمَ میں جزئیات کا ادراک ہوتا ہے چونکہ ماقبل میں کلیات کا ذکر ہو چکا تھا یعنی اسم، فعل اور حرف کا اس لیے عُلِمَ کہا، عُرِفَ نہیں کہا۔

سوال: کلام کی تعریف

کلام ایسا لفظ ہے جو دو کلموں کو شامل ہے اسناد کے ساتھ۔

اعتراض

مصنف نے الکلام کہا والکلام کیوں نہیں کہا۔

جواب: مصنف کا یہ بتانا مقصود ہے جیسے کلمہ نحو کا مستقل موضوع ہے ویسے ہی کلام نحو کا موضوع ہے۔

نوٹ: 1 = حصول کلام کے لیے کلمے کا مسند اور مسند الیہ ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: 2 = اسم مسند اور مسند الیہ دونوں بن جاتا ہے فعل صرف مسند بنتا ہے حرف مسند اور مسند الیہ دونوں میں کچھ نہیں بنتا۔

کلام دو صورتوں سے حاصل ہوتا ہے عقلاً اس کی چھ صورتیں ہیں

1- دو اسموں سے
2- دو فعلوں سے
3- دو حرفوں سے
4- ایک اسم اور فعل سے
5- ایک اسم اور حرف سے
6- ایک فعل اور حرف سے

سوال: اسم کی تعریف مع فوائد و قیود ات

جواب: اسم ایسا کلمہ ہے جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت کرے اور تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔

سوال: غیر کی اعرابی صورتیں۔

جواب: لفظ غیر پر تین طرح کا اعراب پڑھا جا سکتا ہے

نمبر1: رفع کی صورت میں اسم مبتدا کی خبر ثانی بنے گا۔

نمبر2: منصوب کی صورت میں موصوف سے حال بنے گا یا ما دل شی سے مستثنیٰ بنے گا۔

نمبر3: مجرور کی صورت میں موصوف کی صفت بنے گا۔

سوال: اسم کے خاصے

خاصہ کی تعریف

خواص خاصہ کی جمع ہے اور کسی چیز کا خاصہ وہ ہوتا ہے جو اسی میں پایا جائے غیر میں نہ پایا جائے۔

اسم کی علامات

1- معرف باللام 2- تنوین

3- جر 4- مضاف الیہ

5- مسند الیہ

11

حرف تعریف الف ہے لام ہے یا دونوں ہے اختلاف

حرف تعریف۔

امام سیبویہ فرماتے ہے حرف تعریف صرف لام ہے لیکن چونکہ ساکن سے ابتدا نہیں ہوتی اس لیے شروع میں الف لاتے ہے۔

امام خلیل فرماتے ہے حرف تعریف الف اور لام دونوں ہی ہے۔ ان کا مشہور قول (اَل) کہ ہَل

امام مبرد فرماتے ہے حرف تعریف صرف الف ہے۔

اعراب اور بنا کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہے ۔ 1 معرب 2 مبنی

سوال: معرب کی تعریف اسکا حکم

جواب: ایسا اسم مرکب جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

فائدہ: مبنی الاصل تین چیزیں ہے

1- ماضی 2- امر حاضر 3- تمام حروف

معرب کا حکم

عامل کے بدلنے سے جس کا آخر بدل جائے لفظی طور پر یا تقدیری طور پر۔

سوال: لفظًا اور تقدیرًا کے منصوب ہونے کی وجہ

جواب: لفظًا یا تقدیرًا کے منصوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

نمبر2: لفظًا یا تقدیرًا کان محذوف کی خبر بن جائے۔

سوال: اعراب کی تعریف اور اس کی حکمت

جواب: اعراب اُس شے کو کہتے ہے جس کے ذریعے معرب کا آخر بدل جائے۔

حکمت: تاکہ اعراب معرب پر پے درپے آنے والے معنی پر دلالت کرے۔

سوال: انواع اعراب الاسم

جواب اسم کے اعراب کی اقسام تین ہے۔

1- رفع ، فاعلیت کی علامت ہے

2- نصب ، مفعولیت کی علامت ہے

3- جر ، اضافت کی علامت ہے

سوال: عامل کی تعریف

جواب عامل اُس شے کو کہتے ہے جس کے ذریعے ایسا معنی حاصل ہو جو اعراب کا تقاضہ کرتا ہوں۔

سوال: مفرد منصرف جمع مکسر کا اعراب

جواب: حالت رفعی ضمہ کے ساتھ
حالت نصبی فتحہ کے ساتھ
حالت جری کسرہ کے ساتھ

اعتراض

مفرد منصرف کے ساتھ لفظ صحیح کیوں نہیں آیا۔

جواب: صاحب کافیہ اختصار کے درپے ہے اس وجہ سے چھوڑا تاکہ جاری مجرا اس میں داخل ہو جائے۔

سوال: جمع مونث سالم اور غیر منصرف کا اعراب

جواب: جمع مونث سالم وہ جمع ہوتی ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہوتی ہے۔ جیسے مُسلِمَاتٌ

1. حالت رفعی ضمہ کے ساتھ
2. نصبی اور جری کسرہ کے ساتھ

فائدہ: جمع مونث سالم میں نصب جر کے تابع ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ جمع مونث سالم فرع ہے اور جمع مذکر سالم اس کی اصل ہے اصل میں بھی یہی اعراب ہے یعنی نصب جر کے تابع ہے تو فرع کو بھی اصل والا اعراب دے دیا۔

غیر منصرف

جو منصرف نہ ہو کسرہ اور تنوین نہ آئے

حالت رفعی ضمہ کے ساتھ

نصبی اور جری فتحہ کے ساتھ

فائدہ: غیر منصرف میں جر نصب کے تابع ہوتی ہے وجہ یہ ہے فعل اصل ہے اور غیر منصرف فرع ہے فعل پر جر نہیں آتی اسی وجہ سے اصل والا اعراب فرع کو دے دیا۔

اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب

جواب: حَمُوكَ، هَنُوكَ، وَفُوكَ، وَذُومَالٍ جب اس کی اضافت یاء متکلم کے علاوہ کی طرف ہو۔

حالت رفعی واو کے ساتھ

حالت نصبی الف کے ساتھ

حالت جری یاء کے ساتھ

اعتراض

اسمائے ستہ مکبرہ سب مذکر استعمال کیے ہیں حَمُوكِ مؤنث کیوں استعمال کیا ہے۔

جواب: حَمُوكِ عورت کے سسرال والوں کو کہتے ہیں اس وجہ سے مؤنث کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

تثنیہ کی تین قسمیں ہیں:

1۔ حقیقی 2۔ صوری 3۔ معنوی

تثنیہ حقیقی: جس میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں۔

1۔ دو افراد پر دلالت

2۔ تثنیہ کی علامت الف نون یا یائے نون

3۔ تثنیہ کا معنی جیسے رَجُلَانِ

تثنیہ صوری: جس میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔

1۔ دو افراد پر دلالت

2۔ تثنیہ کی علامت جیسے اِثْنَانِ، وَاثْنَتَانِ

تثنیہ معنوی : وہ تثنیہ ہے جس کا معنٰی تو تثنیہ والا ہو لیکن وزن تثنیہ والا نہ ہو اور اسی مادے سے اس کا واحد بھی نہ ہو۔ جیسے کِلَا وَ کِلْتَا

جمع کی تین قسمیں ہے۔
1- جمع حقیقی 2- جمع صوری
3- جمع معنوی

جمع حقیقی : جس میں تین چیزوں پائی جاتی ہے
1- جس میں تین یا اس سے زائد پائے جائے (افراد)
2- جمع کی علامت ون یا ین ماقبل مکسور
3- جمع کا معنٰی
اس جمع حقیقی کو جمع مذکر سالم بھی کہتے ہے۔

جمع صوری : جس میں دو چیزوں پائی جائے
1- تین یا زائد افراد پر دلالت
2- جمع کی علامت جیسے عِشْرُوْنَ

جمع معنوی : جس میں ایک چیز پائی جاتی ہے۔
1- تین یا زائد افراد پر دلالت

جمع مذکر سالم کا اعراب
حالت رفعی واو کے ساتھ
حالت نصبی و جری یاء کے ساتھ

اعراب تقدیری کے مقامات

اعراب تقدیری کے چار مقامات ہیں:

1. اسم مقصور

تعریف: یہ ہے جس کے آخر میں الف ہو۔

2. جمع مذکر سالم کے علاوہ وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔

فائدہ: ان دونوں قسموں کی تینوں حالتوں پر اعراب تقدیری آتا ہے یعنی ضمہ تقدیری، فتحہ تقدیری اور کسرہ تقدیری۔

3. اسم منقوص

فائدہ: اس اسم کی حالت رفعی اور جری میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔

تفصیل: حالت رفعی ضمہ تقدیری
حالت نصبی فتحہ لفظی
حالت جری کسرہ تقدیری

4. جمع مذکر سالم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔
اس کی حالت رفعی میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔
حالت رفعی ضمہ تقدیری
حالت نصبی و جری فتحہ لفظی

چند الفاظ کی وضاحت

1- تَعَذَّرَ   یہ باب تفعّل سے ماضی کا صیغہ ہے
اس کا معنی ہے ممتنع ہونا.

2- مُطْلَقًا   میں اعراب کی تینوں حالتیں

3- اُسْتُثْقِلَ   یہ باب استفعال سے ماضی کا صیغہ ہے
اس کا معنی مشکل

واللفظی فیما عداہ

اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے جہاں پر اعراب پڑھنے سے ممتنع ہو یا اعراب منع تو نہ ہو لیکن پڑھنا مشکل ہو وہاں پر اعراب تقدیری آئے گا اور ان کے علاوہ بقیہ تمام صورتوں میں اعراب لفظی آئے گا.

غیر منصرف کی تعریف و اسباب

غیر منصرف وہ اسم معرب جس میں نو اسباب میں سے کوئی دو یا کوئی ایک ایسا پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو.

اسباب یہ ہیں:

عدل ، وصف ، تانیث ، معرفہ ، عجمی
جمع ، ترکیب ، وزن فعل ، الف نون زائدتان

مثالیں. عدل کی مثال، عُمَرُ . وصف کی مثال، اَحْمَرُ
تانیث کی مثال، طَلْحَۃُ ، معرفہ کی مثال، زینب

عجمی کی مثال، ابراہیم جمع کی مثال، مساجد
ترکیب کی مثال، معدیکرب وزن فعل کی مثال، احمد
الف نون زائدتان کی مثال، عمران

سوال: الف نون زائدہ کے ترکیبی احتمالات

جواب زائدہ پر دو اعراب پڑھے جاسکتے ہے
1۔ مرفوع 2۔ منصوب یعنی زائدۃٌ، زائدۃً
نمبر1۔ مرفوع کی صورت میں نون کی صفت بنے گا اس صورت میں نون پر الف لام زائدہ ہوگا۔
نمبر2۔ منصوب کی صورت میں تمنع فعل محذوف کی ضمیر سے حال بنے گا۔

سوال: وھذا القول تقریب الخ وضاحت

نمبر1۔ عام طور پر اسباب منع صرف نثر میں بیان ہوئے ہے جبکہ مصنف نے نظم میں بیان کیے ہے اور یہ بات واضح ہے کہ یہ بات نظم میں جلدی یاد ہوتی ہے اور یہ قول حفظ کرنے کا زیادہ قریب ہے۔
نمبر2۔ اسباب منع صرف میں اختلاف ہے۔
کچھ کے نزدیک اسباب منع صرف 7، اور کچھ کے نزدیک 9 اور کچھ کے نزدیک 11، ہے، اور مصنف نے 9 والا قول ذکر کر کے اشارہ کیا ہے کہ یہ قول درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

سوال: غیر منصرف کا حکم

جواب غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔

سوال۔ غیر منصرف کو منصرف بنانے کا مواقع

جواب غیر منصرف کو منصرف بنانے کے دو مواقع ہے۔

نمبر1۔ ضرورت شعری کی وجہ سے غیر منصرف کو منصرف بنایا جا سکتا ہے یعنی وزن کا پورا ہونا۔

نمبر2۔ تناسب کی وجہ سے غیر منصرف کو منصرف پڑھا جا سکتا ہے تناسب کہتے ہے کہ منصرف کا جوڑ جس کوئی غیر منصرف آجائے تو منصرف کے ساتھ آنے کی وجہ سے غیر منصرف کو منصرف پڑھانا جائز ہے۔ مثال: سَلَاسِلًا ، وَاَغْلَالًا

سوال۔ وہ اسباب جو دو کے قائم مقام ہے۔

وہ اسباب جو دو کے قائم مقام ہے وہ دو اسباب ہے۔

1۔ جمع منتھی الجموع وجہ یہ ہے کیوں کہ اس میں جمع کا تکرار ہوتا ہے۔

2۔ تانیث کے دو الف (الف ممدودہ ، الف مقصورہ)

سوال۔ عدل کو مقدم کرنے کی وجہ

1۔ عدل کو مقدم کرنے کی دو وجہ ہے۔

1۔ اجمال میں عدل مقدم ہے اس وجہ سے تفصیل میں بھی عدل مقدم ہے۔

2۔ باقی تمام اسباب کسی نہ کسی شرط کے ساتھ مقدم ہے۔ عدل میں کوئی شرط نہیں یعنی یہ مطلق ہے۔ اور مطلق

مقید پر مقدم ہوتا ہے۔ اسی لیے اس کو مقدم کیا ہے۔

سوال: عدل کی تعریف اور اقسام

اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے تحقیقی یا تقدیری طور پر نکلنا یہ عدل کہلاتا ہے۔

عدل کی دو اقسام ہے۔

i۔ عدل تحقیقی ii۔ عدل تقدیری۔

عدل تحقیقی:

معدول عنہ اسم کو غیر منصرف پڑھنے کے علاوہ خارج میں کوئی دلیل بھی پائی جائے اُسے عدل تحقیقی کہتے ہے۔

عدل تقدیری۔

معدول عنہ اسم کو غیر منصرف پڑھنے کے علاوہ خارج میں کوئی بھی دلیل نہ پائی جائے اُسے عدل تقدیری کہتے ہے جیسے عمر

سوال: باب قطام فی تمیم کی وضاحت

جواب: ہر وہ اسم جو فَعَالِ کے وزن پر ہو اور کسی مونث کا نام ہو اور اُس کے لام کلمہ میں راء نہ آتا ہوں تو بنو تمیم کے نزدیک اُسے بھی غیر منصرف پڑھے گے۔

سوال: وصف کی تعریف

جواب: وصف اُس اسم کو کہتے ہے جو مبہم ذات پر دلالت کرے۔

سوال: وصف کا غیر منصرف بننے کے لیے شرائط/شرط

جواب: شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہوں اور اگر اصل وضع میں وصف نہ ہو بلکہ بعض میں وصف بنے تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

فائدہ: بسا اوقات وصف پر علمیت کا غلبہ آجاتا ہے تو وہ غالب اُس کو کوئی نقصان نہیں دیتا جیسے اجل

فائدہ: علَم اور وصف کبھی اکٹھے نہیں ہوتے

سوال: مذکورہ شرائط کی تفریعات

جواب: مثال (مررت بنسوۃ اَربع)

مذکورہ مثال میں لفظ اربع کو منصرف پڑھیں گے غیر منصرف نہیں پڑھیں گے (وجہ) یہ اصل وضع میں وصف نہیں۔

اَسوَدُ کی وضع کالے رنگ کے لیے

اَرقَم کی وضع کالا اور سفید رنگ کے لیے

اَدھَم کی وضع بہت زیادہ سیاہ رنگ کے لیے پھر یہ بطور علَم استعمال ہونے لگا۔

اسود اور ارقم سانپ کے لیے

ادھم زنجیر کے لیے ان تینوں کو غیر منصرف پڑھیں گے کیونکہ شرط پائی جا رہی ہے۔

اَفعٰی خبیث چیز کو کہتے ہے۔

اَجْدَلُ بہت اونچی اڑان بڑھنے کو کہتے ہے۔
اَخْیَلُ سیاہ نقطہ کو کہتے ہے۔
کچھ علماء نحو کے نزدیک یہ اصل وضع میں وصف ہے اور کچھ کے نزدیک ابن مصنف کے دونوں کی پرا اَیت کر شاہد سے کیا کہ ان تینوں کو غیر منصرف پڑھنا ضعیف ہے۔

سوال: تانیث کی اقسام
جواب: تانیث کی ابتدا دو قسمیں ہے۔
i۔ لفظی
ii۔ معنوی

تانیث لفظی:
علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہو تو تانیث لفظی
جیسے طَلْحَۃُ ، عائشۃُ

تانیث معنوی:
علامت تانیث لفظوں میں ظاہر نہ ہو تو تانیث معنوی
جیسے ہند ، زینب

سوال: غیر منصرف ہونے کے لیے شرائط
جواب: تانیث لفظی کے لیے علمیت شرط ہے۔
تانیث معنوی کے لیے چار شرائط ہے۔

نمبر 1۔ وہ کلمہ زائد علی الثلاثہ نہ ہو جیسے زینب
نمبر 2۔ یا درمیان حرف متحرک ہو جیسے سقر
نمبر 3۔ وہ کلمہ عجمی یعنی غیر عربی ہو جیسے وَمَاہٗ وَجُوْرُ
نمبر 4۔ علمیت

ان کو غیر منصرف پڑھے گا۔

اعتراض

جب دونوں اقسام کے لیے علمیت شرط ہے تو پھر مصنف نے والمعنوی کذلک کیوں کہا پہلے دونوں کے نام لکھتے اور آگے ان کی شرط لکھ دیتے۔

جواب: والمعنوی کذلک اس وجہ سے کہا ہے علمیت تانیث بالتاء میں پائی جائے تو اس کو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ اور تانیث معنوی میں پائی جائے تو غیر منصرف پڑھنا جائز ہے اس فرق کی طرف اشارہ کرنے کے لیے والمعنوی کذلک کہا ہے۔

ایک قاعدہ: اگر تانیث معنوی کے ذریعے کسی مذکر کا نام رکھ دیا جائے تو اس کو غیر منصرف پڑھنے کے لیے شرائط یہ ہے کہ وہ تین حروف سے زائد ہو

سوال: معرفہ کی تعریف

جواب: معرفہ کا لغوی معنی حقیقت کو پالینا

اصطلاحی تعریف: معرفہ سے مراد وہ اسم ہے جو کسی معین شے پر دلالت کرے۔

سوال: معرفہ غیر منصرف پڑھنے کی شرائط

جواب: معرفہ کو غیر منصرف پڑھنے کا سبب یہ ہے کہ یہ علم ہو۔

سوال: عجمی کی تعریف

جواب: لغوی معنی گونگاپن

اصطلاح میں لفظ کا غیر عربی ہونا۔

سوال: عجمی غیر منصرف پڑھنے کی شرائط۔
جواب: عجمی غیر منصرف پڑھنے کی تین شرائط ہے۔
نمبر 1: عجمی میں علم ہو
نمبر 2: درمیانہ حرف متحرک ہو
نمبر 3: زائد علی الثلاثہ ہو جیسے زینب

سوال: جمع منتہی الجموع کی تعریف
جواب: جمع کا لغوی معنی اکٹھا کرنا
اصطلاحی تعریف جمع منتہی الجموع وہ جمع مکسر ہے جس کی جمع دوبارہ نہ لائی جا سکے۔

سوال: جمع منتہی الجموع کی علامات
جواب: جمع منتہی الجموع میں پہلے دو حرف مفتوح ہوں گے اُس کے بعد الف آئے گا الف کے بعد اگر ایک حرف ہو تو وہ مشدد ہو گا جیسے دَوَابُّ۔
اگر الف کے بعد دو حرف ہو تو پہلا مکسور دوسرا مضموم ہو گا جیسے مَسَاجِدُ
اگر الف کے بعد تین حرف ہو تو درمیان میں یا ساکن ہو گی جیسے مصابیح۔

سوال: اس کی غیر منصرف پڑھنے کا سبب۔
جواب: شرط یہ ہے کہ وہ صیغہ جمع منتہی الجموع کا ہو اور

اس کے آخر میں گول ۃ جو حالت وقف میں ہ سے بدل جاتی ہے وہ نہ ہو۔

اعتراض

جمع کے غیر منصرف بننے کے لیے شرط یہ تھی کہ وہ جمع منتہی الجموع کا صیغہ ہو جبکہ لفظ حضاجر جمع نہیں ہے اس کے باوجود اس کو غیر منصرف پڑھتے ہے۔

جواب لفظ حضاجر کو اُڈجائز سے جمع مان لیا گیا ہے اس کا بڑا پیٹ ہونے کی وجہ سے کیونکہ ایک بچھو کی کئی فرد سے کہا جاتا ہے۔

اعتراض

سراویل کو غیر منصرف کیوں پڑھتے نہ یہ فی الحال جمع ہے نہ یہ فی الاصل جمع ہے۔

جواب اس کو منصرف اور غیر منصرف پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض علماء نحو کے نزدیک یہ منصرف ہے اس صورت میں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ اعتراض تو غیر منصرف کی صورت میں ہے۔ اکثر علماء نحو کے نزدیک یہ غیر منصرف ہے لیکن اسے غیر منصرف کیوں پڑھتے ہے اس میں علماء کے دو مذہب ہے۔

طہر 1۔

امام سیبویہ اور ان کے پیروکاروں کے نزدیک سراویل عجمی کلمہ ہے۔ لیکن جب اس کے ہم وزن عربی کلمہ دیکھے تو وہ غیر منصرف ہے تو ان پر محمول کرتے ہوئے اس کو بھی غیر منصرف پڑھ لیا۔

نمبر 2۔
امام جرمی اور ان کے پیروکاروں کے نزدیک سراویل عربی کلمہ ہے لیکن تلاش بسیار کے باوجود بھی اس کا مفرد نہ ملا تو پھر ہم نے اس کو سروالۃ کی جمع تسلیم کر لیا۔

نحو جواد پر ایک فائدہ۔
ہر وہ اسم منقوص جو فواعل کے وزن پر ہو اُس کی حالت رفعی اور جری کو منصرف پڑھا جائے گا منتہی الجموع کی شرائط نہ ہونے کی وجہ سے۔

سوال: ترکیب کو غیر منصرف پڑھنے کے لیے شرائط
جواب: ترکیب کو غیر منصرف پڑھنے کے لیے تین شرائط ہیں۔
نمبر 1۔ علمیت کا ہونا
نمبر 2۔ وہ مرکب اضافی نہ ہو
نمبر 3۔ وہ مرکب اسنادی نہ ہو یہ مبنی کے قبیل سے ہے اور بحث یہ مرکب ہے۔

سوال: ترکیب کی تعریف
جواب: ترکیب کا لغوی معنی ملانا
اصطلاحی تعریف: دو یا دو سے زائد کلموں کا مل کر ایک ہو جانا بشرطیکہ کسی اسم کا کوئی حرف جزء نہ ہو۔

سوال: الف نون زائدتان کے لیے شرائط
جواب: الف نون زائدتان کے لیے شرائط یا اسم میں ہوں گے

یا صیغہ صفت میں ہوگا اگر اسم میں ہو تو اس کے لیے علمیت شرط ہے اور اگر صیغہ صفت میں ہو تو پھر اس کی شرط میں اختلاف ہے اکثر علماء نحو کے نزدیک اُس صیغہ صفت کی مونث جو ہے وہ فَعلانۃ کے وزن پر نہ ہو

بعض علماء نحو کے نزدیک صیغہ صفت کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کی مونث فَعلیٰ کے وزن پر ہو۔

سوال: مذکورہ شرائط کی تفریحات

جواب: نَدمانٌ کی مونث نَدمانۃ آتی ہے یہ بالاتفاق غیر منصرف ہے۔ اور سکرانٌ کی مونث سکریٰ آتی ہے یہ بھی بالاتفاق غیر منصرف ہے البتہ رحمٰن میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نحو کے نزدیک اسے غیر منصرف پڑھیں گے اس کی مونث فعلانۃ کے وزن پر نہیں،

اور بعض علماء نحو کے نزدیک منصرف پڑھیں گے کیوں کہ اس کی مونث آتی ہی نہیں جبکہ شرط یہ تھی کہ اس کی مونث فعلیٰ کے وزن پر ہو۔

سوال: وزن فعل کی تعریف

جواب: کسی اسم کا فعل کے وزن پر آنا وزن فعل کہلاتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ

سوال: مذکورہ شرائط کی تفریحات

جواب: وزن فعل غیر منصرف پڑھنے کا سبب بشرط شرائط ہے۔

نمبر 1 فعل کا وزن ہو

نمبر 2 اُس اسم کا شروع میں حروف اتین میں سے کوئی حرف آئے جیسے فعل کا شروع میں آتے ہے

نمبر 3۔ اُس کا آخر میں مؤنث کی علامت تاء نہ ہو

لفظ احمرُ کو غیر منصرف پڑھے گے وصف اور وزن فعل کی وجہ سے کیوں کہ حروف اتین میں سے حرف بھی آیا ہوا ہے۔

لفظ یَعمَلُ کو منصرف پڑھے گا کیوں کہ یہ گول ۃ کو قبول کرتا ہے

تیسری شرط نہیں پائی جا رہی۔

سوال۔ غیر منصرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ

جواب۔ وہ اسباب جن میں علمیت مؤثر ہوئی ہے جب ان کو نکرہ بنایا جائے گا علمیت کو ختم کرے اُس وقت غیر منصرف کو منصرف پڑھے گا اس کی وجہ یہ ہے جب اُس کو نکرہ بنائے گے وہ اسم یا تو بغیر سبب کا رہ جائے گا یا اُس میں ایک ہی سبب رہ جائے گا

جیسے زینب سے علمیت ختم کرے تو ایک سبب مؤنث رہ جائے گا۔

سوال وہ اسباب جن میں علمیت مؤثر ہوئی ہے۔

جواب وہ اسباب جن میں علمیت شرط ہے اُنہی میں وہ مؤثر ہوتی ہے سوائے عدل اور وزن فعل کا ان میں علمیت پائی جاتی ہے بطور اثر نہیں۔

ایک قاعدہ۔ عدل اور وزن فعل ایک اسم میں جمع نہیں ہو سکتے دونوں میں سے ایک وقت میں ایک ہی پایا جائے گا۔ علمیت کے ساتھ کیوں کہ عدل اور وزن فعل کا اوزان ایک جیسے نہیں۔

سوال عدل کے چھ اوزان

جواب 1 فُعَلِی مثال اُسَیِّی

2 فُعَلُو مثال سَحَرُ

3 فُعَالُ مثال ثُلاثُ

4 فُعَلُو مثال عُمَرُ

5 مَفْعَلَ مثال مَثْلَثَ

6 فُعَلِی مثال نَزالِ

سوال امام سیبویہ کا جمہور سے اختلاف

جواب أَحْمَرَ کی وضع وصف کے لیے ہے لیکن جب یہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وصف ختم ہو جاتا ہے عَلَم کی وجہ سے

کیونکہ وصف اور عَلَم اکٹھے نہیں ہو تے وصف مبہم ذات پر دلالت کرتا ہے اور عَلَم معین ذات پر دلالت کرتا ہے اِس کو غیر منصرف پڑھتے ہیں دو سبب وزن فعل اور عَلَم جانے سے پھر اگر علمیت کو ختم کر دیا جائے اور اِسے نکرہ بنا دیا جائے تو کیا زائل شدہ وصف آئے گا کہ نہیں امام سیبویہ کے نزدیک دوبارہ لوٹ آئے گا جبکہ جمہور کے نزدیک جن کی ترجمانی امام اخفش کر رہے ہے اُن کے نزدیک زائل شدہ وصف نہیں لوٹے گا۔

سوال امام سیبویہ پہ اعتراض

جواب امام اخفش کی طرف سے امام سیبویہ پہ اعتراض ہے آپ عَلَم کے جانے کے بعد وصف کا اعتبار کرتے

ہے تو آپ وصف سے ہوتے ہوئے علم کو مانا لیا کرتے جاتے
جیسی مثالیں ہیں۔

اس اعتراض کا جواب امام سیبویہ کی جانب سے صاحب کافیہ نے دیا امام سیبویہ بھی اس بات کے قائل ہے کہ وصف اور علم اکٹھے نہیں آتے اس صورت میں دو متضاد چیزوں کا ایک حکم میں اعتبار کرنا لازم آئے گا۔

سوال: غیر منصرف کو منصرف بنانا

جواب: غیر منصرف کو منصرف دو صورتوں میں پڑھا جاسکتا ہے
i- الف لام آجائے
ii- اضافت کی صورت میں۔

سوال: مرفوعات کو مقدم کرنے کی وجہ

جواب: مرفوعات کو منصوبات اور مجرورات پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مرفوعات اکثر مسند الیہ ہوتے ہے جبکہ منصوبات اور مجرورات کلام میں فُضلہ ہوتا ہے
مسند الیہ کلام میں عمدہ ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو کلام میں مقدم کیا جاتا ہے۔

سوال: مرفوعات کی اعرابی صورتیں

جواب: تین اعراب آسکتے ہے

نمبر1: مرفوع کی صورت میں خبر بنے گا مبتدا محذوف کی (ھٰذِہٖ المرفوعات)

نمبر 2۔ یہ مبتدا بنے گی اور خبر محذوف ہوگی
(المرفوعات ھذہٖ)

نمبر 3۔ منصوب کی صورت میں مفعول بہٖ بنے گا فعل
محذوف سے (اشرح المرفوعات)

نمبر 4۔ مجرور کی صورت میں فی حرف جار نکالے گے یا
لفظ بحث مضاف نکالے گے یعنی مضاف لے
آئیں گے جیسے (فی المرفوعات) یا (بحث المرفوعات)

سوال۔ مرفوعات کا مفرد
جواب۔ مرفوعات کا مفرد آتا ہے مَرفُوعٌ نہ کہ مَرفُوعَةٌ
کیونکہ مذکر لایعقل کی جمع الف اور تاء کے ساتھ آتی
ہے۔

سوال۔ مرفوعات کی تعریف
جواب۔ مرفوعات اُس اسم کو کہتے ہے جو فاعلیت کی
علامت پر مشتمل ہو۔

سوال۔ مرفوعات میں فاعل کو مقدم کرنے کی وجہ
جواب۔ مرفوعات میں فاعل کو مقدم اس وجہ سے کیا ہے
کہ فاعل عمدہ ہوتا ہے اور فعل کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔

سوال۔ فاعل کی تعریف

جواب۔ فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل کی اسناد کی گئی ہو اس حال میں کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم پر مقدم ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم مقام ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ

سوال۔ فاعل کا حکم اول

جواب۔ فاعل میں اصل یہ ہے کہ وہ فعل کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

اعتراض

ضَرَبَ غُلَامَہٗ زَیْدٌ

اس مثال میں اضمار قبل الذکر آرہا ہے (لازم) جو کہ ناجائز ہے اس کے باوجود یہ مثال جائز ہے۔

دوسری مثال ضَرَبَ غُلَامُہٗ زَیْدًا

اس مثال میں اضمار قبل الذکر ہے اس کے باوجود یہ مثال ناجائز ہے

جواب۔ اضمار قبل الذکر وہاں ناجائز ہوتا ہے جہاں لفظاً رتبتہً پہلی مثال میں لفظاً تو ہے رتبتہً نہیں ہے۔

سوال فاعل کا حکم ثانی (تقدیم واجب)

جواب۔ چار صورتیں ایسی ہے کہ جن میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے۔

نمبر ۱۔ جب فاعل اور مفعول میں لفظاً اعراب نہ ہو

اور قرینہ بھی نہ ہو مثال موسیٰ عیسیٰ اعراب نہ ہو قرینہ نہ ہو تو پہلے والے اسم کو فاعل بنانا واجب ہے

نمبر 2۔ فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو مثال ضَرَبْتُ زَیْدًا

نمبر 3۔ فاعل کا مفعول لفظ اِلَّا کے بعد واقع ہو مثال مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا

نمبر 4۔ یا مفعول معنیٰ اِلَّا کے بعد ہو معنیٰ اِلَّا سے مراد اِنَّمَا ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا ان تمام صورتوں میں فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے۔

سوال۔ فاعل کا حکم ثالث (تاخیر واجب)

جواب۔ چار صورتیں ایسی ہیں جن میں فاعل کو موخر کرنا واجب ہے۔

نمبر 1۔ جب فاعل کے ساتھ مفعول کی ضمیر ملی ہو
مثال۔ ضَرَبَ زَیْدًا غُلَامُہٗ

نمبر 2۔ فاعل اِلَّا کے بعد واقع ہو
مثال مَا ضَرَبَ زَیْدًا اِلَّا بَکْرٌ

نمبر 3۔ فاعل معنیٰ اِلَّا کے بعد واقع ہو یعنی (اِنَّمَا)
مثال اِنَّمَا ضَرَبَ زَیْدًا عَمْرٌو

نمبر 4۔ فعل کے ساتھ اس فاعل کے مفعول کی ضمیر ملی ہو
مثال۔ ضَرَبَکَ زَیْدٌ
ان تمام صورتوں میں فاعل کو موخر کرنا واجب ہے۔

سوال۔ قرینہ کی تعریف اور اقسام

جواب۔ کسی شے کی تعیین پر دلالت کرنے والی چیز کا موجود ہونا قرینہ کہلاتا ہے۔

قرینہ کی دو اقسام ہے ۱۔ قرینہ مقالیہ ۲۔ قرینہ حالیہ

قرینہ مقالیہ کی تعریف

محذوف کے حذف پر دلالت کرنے والی چیز کا تعلق محل سے ہو۔

قرینہ حالیہ کی تعریف

محذوف کے حذف پر دلالت کرنے والی چیز متکلم یا مخاطب کے حال سے ہو۔

سوال۔ فاعل کے فعل حذف جوازی

جواب۔ کبھی کبھار قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے فاعل کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔

اور کبھی کبھی قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا جائز ہے۔

لِيُبْكَ يَزِيدُ چاہیے کہ یزید پر رویا جائے اب سوال یہ کہ مَنْ يَبْكِي علیکم کون اس پر روئے تو جواب یہ ضَارِعٌ لِخُصُومَةٍ جنگ سے عاجز

آنے والا مذکورہ مثال میں ضارعٌ فاعل کا فعل يَبْكِي یہ حذف ہے۔

سوال۔ فاعل کے فعل کا حذف وجوبی

جواب۔ اگر کسی جگہ فعل کو جوازی طور پر حذف کیا ہو پھر اس

عبارت میں ابہام پیدا ہو جائے تو اس ابہام کو دور کرنے کے لیے بعد میں پھر فعل لایا جائے تو پہلے والے فعل کا حذف اب وجوبی بن جائے گا۔

سوال۔ تنازع فعلان کی تعریف

جواب۔ تنازع کا لغوی معنیٰ باہم جھگڑا کرنا اور یہاں پر مراد ہے تقاضہ کرنا۔

اصطلاح میں جب دو فعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آئے اور وہ اسم ظاہر دونوں فعلوں کا معمول بننے کی صلاحیت رکھتا ہوں علی سبیل بدلیت اور ہر فعل اُس اسم کا تقاضہ بھی کرے تو اس کو تنازع فعلان کہتے ہے۔

سوال۔ تنازع فعلان کی چار صورتیں ہے۔

جواب۔ 1- دونوں فعل فاعل کا تقاضہ کرے۔
2- دونوں فعل مفعول کا تقاضہ کرے۔
3- پہلا فعل فاعل کا دوسرا فعل مفعول کا تقاضہ کرے۔
4- پہلا فعل مفعول کا دوسرا فاعل کا تقاضہ کرے۔

فائدہ

دونوں فعلوں میں جس جس کو مرضی معمول عمل دے دے یہ جائز ہے البتہ اختلاف افضل اولیٰ کے بارے میں ہے۔

سوال: بصریوں اور کوفیوں کا اختلاف

جواب: بصریوں کے نزدیک دوسرے فعل کو عمل دینا اولیٰ ہے

کوفیوں کے نزدیک پہلے فعل کو عمل دینا اولیٰ ہے.

2 کوفیوں کی دلیل:

جو پہلے آئے وہ پہلے پائے.

(الاوّلُ فالاوّل)

2 بصریوں کی دلیل:

اگر پہلے فعل کو عمل دے تو فعل اور معمول کے درمیان ایک اجنبی کا فاصلہ لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے.

2

قرآن پاک میں جہاں یہ مقام ہے وہاں دوسرے فعل کو عمل دیا گیا ہے.

اور بصریوں کا قول ہی مفتی کا قول ہے.

بصریوں کے مذہب کے مطابق اگر دوسرے فعل کو عمل دیں تو دیکھیں گے کہ پہلا فعل کس کا تقاضہ کر رہا ہے اگر تو وہ فاعل کا تقاضہ کر رہا ہے تو تنازع ختم کرنے کے لیے عقلاً تین صورتیں ممکن ہوں گی.

تین صورتیں ہوں گی.

1- فاعل کو سرے سے حذف کرنا

2- فاعل کا ذکر کرنا

3- فاعل کی ضمیر لانا

حکم:

1- حذف جائز نہیں کیوں کہ فاعل عمدہ ہوتا ہے
اور عمدہ کا حذف جائز نہیں۔

2- ذکر بھی جائز نہیں کیوں کہ اس صورت میں تکرار لازم آوے گا جو کہ فصحاء کے نزدیک قبیح عمل ہے۔

3- اسم ظاہر کے مطابق پہلے فعل میں ضمیر لائیں گے

امام کسائی کے نزدیک

فاعل کو ذکر نہیں کر سکتے کیوں کہ تکرار لازم آوے گی ضمیر بھی نہیں لا سکتے کہ اضمار قبل الذکر لازم آوے گی البتہ اسکو حذف کر سکتے ہے کیوں کہ عمدہ حذف بھی ہو جائے جب بھی وہ اپنا اثر رکھتا ہے۔

جمہور کے نزدیک۔

اگر پہلا فعل فاعل کا تقاضہ کر رہا ہو تو اسکو عمل دینا جائز ہے یہ بات امام فراء کے خلاف ہے وہ فرماتے ہے حذف کی صورت
میں اضمار قبل الذکر لازم آوے گا
لہذا پہلے فعل کو عمل دینا ہر طرح سے ناجائز ہے اگر پہلا فعل مفعول کا تقاضہ کرے

اگر تو وہ فعل عام افعال میں سے ہے تو اسکے مفعول کو حذف کرنا جائز ہے کیوں کہ یہ مفعول فضلہ ہوتا ہے جسکو حذف کرنا جائز ہے اگر وہ فعل افعال قلوب میں سے ہے تو پھر مفعول کا حذف کرنا جائز نہیں کیوں کہ افعال قلوب کے دونوں مفعولوں میں سے کسی کا حذف جائز نہیں۔

ھ کوفیوں کی دلیل۔

اگر پہلے فعل کو عمل دے تو پھر دوسرے فعل
جس فاعل کی ضمیر لے آئیں گے فاعل کا حذف نہیں کر سکتے عمدہ
ہوتا ہے۔
پر فاعل کو ذکر بھی نہیں کرتے کیونکہ اس صورت میں تکرار لازم
آ جائے گا۔
اگر فعل مفعول کا تقاضہ کرے اگر پہلا فعل اور فعل ثانی بھی مفعول
کا تقاضہ کرتا ہے تو دو صورتیں جائز ہے
مفعول کی ضمیر لانا بھی جائز ہے
اور مفعول کی ضمیر کا حذف کرنا بھی جائز ہے
لیکن یہ اس صورت میں جب فعل تمام افعال جس سے ہو اگر
فعل افعال قلوب میں سے ہو تو مفعول کو ظاہر کریں گے ذکر کریں
گے۔

کوفیوں نے بطور دلیل ایک شعر بیان کیا ہے۔
شعر کی تشریح، جس شعر میں پہلے فعل کو عمل دیا جا رہا ہے
تو ثابت ہوا کہ پہلے فعل کو عمل دینا اولیٰ ہے۔

کفانی ولم اطلب قلیل من المال۔
مذکورہ شعر میں پہلے فعل کفانی
کو فاعل کی حاجت ہے تو قلیل من المال اسکا فاعل بن رہا ہے
ثابت ہوا کہ پہلے فعل کو عمل دینا یہ اولیٰ ہے۔
مصنف فرماتے ہیں کہ فعل شرط تنازع فعلان جس سے نہیں ہے کیونکہ
تنازع تب ہوتا ہے جب دونوں فعل ایک ہی چیز کا تقاضہ کریں

جبکہ یہاں پر پہلا فعل فاعل کا دوسرا مفعول کا تقاضہ کر رہا ہے یہاں قلیل کو کفائی کا فاعل نہ بنائیں تو معنی ہی فاسد ہو جاوے گا لہٰذا یہ تنازع فعلان کے باب سے نہیں ہے۔

سوال۔ مفعول مالم یسم فاعلہٗ کی تعریف

جواب۔ ہر وہ مفعول جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس مفعول کو اُس فاعل کا قائم مقام کر دیا گیا ہو۔

نائب الفاعل کے لیے شرط یہ ہے کہ اگر اُس سے پہلے فعل ماضی کا صیغہ ہو تو فُعِلَ اور اگر مضارع پر ہو تو یُفْعَلُ کے وزن پر ہو۔

سوال۔ وہ اسماء جو نائب الفاعل نہیں بن سکتے۔

جواب۔ باب عَلِمْتُ کا مفعول ثانی نائب الفاعل نہیں بن سکتا۔

باب اَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول نائب الفاعل نہیں بن سکتا۔

مفعول لہٗ اگر بغیر لام کے ہو تو وہ بھی نائب الفاعل نہیں بن سکتا۔

مفعول معہٗ نائب الفاعل نہیں بن سکتا۔

سوال۔ مفاعل خمسہ میں نائب الفاعل کی تعین۔

جواب۔ اگر کسی عبارت میں کچھ مفعول ذکر کیے گئے ہو اور اُن میں مفعول بہٖ بھی ہو تو مفعول بہٖ کو نائب

الفاعل بنائے گے اس سے ہوتا ہوئے کوئی نائب الفاعل نہیں بن سکتا۔

دوسری بات۔ اگر عبارت میں مفعول بہ کے علاوہ اور مفعول بھی ہے تو پھر کسی کو بھی نائب الفاعل بنا سکتے ہے۔

فائدہ باب اعطیت کے مفعولوں جس سے دوسرے کی نسبت ہے کو نائب الفاعل بنانا اولی ہے۔

سوال۔ مبتدا اور خبر کو اکٹھے ذکر کرنے کی وجہ

جواب یہ دونوں آپس میں لازم اور ملزوم ہے یعنی جہاں مبتدا ہوگا وہاں خبر بھی ہوگی اور جہاں خبر ہوگی وہاں مبتدا بھی ہوگا۔

سوال۔ مبتدا کی تعریف

جواب۔ مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو۔ مثال زید قائمٌ

سوال۔ مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف

جواب۔ ایسا صیغہ صفت جو حرف نفی یا ہمزہ استفہام کے بعد آئے اور اسم ظاہر کو رفع دے وہ مبتدا کی قسم ثانی ہے

مثال۔ ما قائمٌ الزیدان

سوال۔ صیغہ صفت کی ترکیب نحوی

جواب: اگر صیغہ صفت بھی مفرد ہو اور اس کے بعد اسم ظاہر بھی مفرد ہو تو اس کی ترکیب میں دو احتمال ہے۔

پہلا احتمال: صیغہ صفت کو مبتدا بنا دے اور ما بعد اسم ظاہر کو خبر بنا دے۔

دوسرا احتمال: صیغہ صفت کو خبر مقدم اور ما بعد اسم ظاہر کو مبتدا موخر بنا دے۔

سوال: خبر کی تعریف

جواب: وہ اسم جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند بہ ہو مبتدا کی قسم ثانی کا غیر ہو وہ خبر کہلاتا ہے۔

سوال: مبتدا کے متعلق پہلا حکم

جواب: مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ مقدم ہوتا ہے۔

سوال: اعتراض فی دارہ زید مثال میں مبتدا موخر ہے اور اضمار قبل الذکر بھی ہے اس کے باوجود یہ مثال جائز کیوں ہے۔

جواب: اضمار قبل الذکر لفظاً اور رتبتاً ہو تو ناجائز ہوتا ہے یہاں پر لفظاً ہے رتبتاً نہیں ہے اس وجہ سے جائز ہے۔

سوال: اعتراض ثانی صاحبھا فی الدار مذکورہ مثال صاحبھا جو ہے یہ مبتدا ہے مقدم ہے پھر بھی یہ مثال ناجائز کیوں ہے۔

جواب۔ اس مثال میں اضمار قبل الذکر لفظاً اور رتبتاً دونوں طرح سے اس وجہ سے یہ نا جائز ہے۔

سوال۔ مبتدا کا متعلق دوسرا حکم؟
جواب۔ مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہوتا ہے اور کبھی کبھار وہ نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔

سوال۔ نکرہ مخصوصہ کی صورتیں
جواب۔ مصنف نے نکرہ مخصوصہ کی چھ صورتیں بیان کی ہے۔

نمبر1۔ کبھی کبھار موصوف کی صفت ذکر کرنے سے وہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ مثال۔ وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّن مُّشْرِکٍ

نمبر2۔ کبھی کبھار دو جنسوں میں سے ایک مراد لینے سے وہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ ارجل فی الدار ام امراۃ

نمبر3۔ نکرہ نفی کے بعد آئے وہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ مثال۔ وما احد خیر منک

نمبر4۔ بعض اوقات موصوف کی صفت محذوف ہوتی ہے اس بنا پر بھی وہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔
مثال۔ شر اھر ذا ناب (شر اکی ایک صفت عظیم ہے)

نمبر 5. خبر مقدم ہو تو بعد والا نکرہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ فی الدار رجل

نمبر 6 متکلم کی طرف نسبت کرتے ہوئے نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے۔ سلام علیک

سوال. خبر کے متعلق چند مسائل

جواب فائدہ.

لفظ قد مضارع پر آئے اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اصل حکم کوئی اور ہے یہ حکم قلیل الاستعمال ہے کثیر الاستعمال کوئی اور ہے۔

خبر کے متعلق پہلا مسئلہ

1- خبر میں اصل یہ ہے وہ مفرد ہوتی ہے لیکن کبھی کبھار جملے کی صورت میں بھی آتی ہے مثال زید ابوہ قائم ہے وزید قام ابوہ ہے یہ فعلیہ ہے۔

2- جب خبر جملہ ہو تو پھر اس جملے میں ایک عائد کا ہونا ضروری ہے جو ماقبل اسم کی طرف لوٹے کیوں کہ جملہ ہونے کے اعتبار ہونے کے لحاظ سے ایک مستقل کلام ہوتا ہے اس کا نہ ماقبل اور نا مابعد کوئی تعلق ہوتا ہے جملے میں عائد ہو گا تو پتہ چلے گا اس کا ماقبل سے تعلق ہے۔

نوٹ وہ عائد ضمیر کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے الف لام کی صورت میں بھی وغیرہ وغیرہ۔
مثال۔ نعم الرجل زید

3- قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے عائد کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔

4- جب خبر جار مجرور کی صورت میں ہوں اُس کا متعلق جملہ فعلیہ نکالیں گے اکثر علماء نحو کے نزدیک۔

فائدہ۔ جار مجرور کا متعلق لفظوں میں مذکور ہو اُسے ظرف لغو کہتے ہے۔
اگر لفظوں میں مذکور نہ ہو تو اُسے ظرف مستقر کہتے ہے۔

سوال۔ مبتدا کے متعلق دوسرا مسئلہ اور اسکا حکم۔
جواب۔ دوسرا حکم اس بارے میں ہے کہ مبتدا کو مقدم کرنا واجب ہے مصنف نے چار صورتیں بیان کی جن میں مبتدا کو مقدم کرنا واجب ہے ویسے تو مبتدا میں کوئی بھی مقدم اور موخر ہو سکتا ہے۔

چار صورتیں

طریقہ
جب مبتدا ایسے لفظ پر مشتمل ہو جو صدارت کلام کو چاہتا ہے مثال مَنْ ابوک

نمبر2۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہو تو پہلے کو مبتدا بنانا یہ واجب ہے۔ مثال۔ زید العالم

نمبر3۔ مبتدا اور خبر دونوں ہی نکرہ مخصوصہ ہو تو پہلے کو مبتدا بنانا یہ واجب ہے۔
مثال۔ اَفْضَلُ مِنْكَ اَفْضَلُ مِنِّی

نمبر4۔ مبتدا کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو مبتدا کو مقدم کرنا واجب ہے جیسے زیدٌ قامَ تاکہ فاعل کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔

سوال۔ خبر کو مبتدا پر وجوبًا مقدم کرنے کے بارے میں چار صورتیں ہے۔

نمبر1۔
جب خبر مفرد ہو اور ایسے لفظ کو مشتمل ہو جو صدارت کلام کو چاہتا ہو تو اس وقت خبر کو مقدم کرنا واجب ہے
مثال۔ اَیْنَ زیدٌ

نمبر2۔
خبر مبتدا کے لیے صحیح ثابت ہو تو اس کو مقدم کرنا واجب ہے۔
مثال۔ فی الدار رجل

نمبر3۔ یا پھر ایسی ضمیر ہو جو خبر کے متعلق کی طرف لوٹے اس وقت خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔ تاکہ اضمار قبل

لازم نہ آئے جیسے علی التمرۃ مثلھا زبد

نمبر4: اگر مبتدا حروف مشبہ بالفعل اور ان کے متعلقات سے بنا ہو تو ایسے مبتدا کی خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔

مثال: عندی انک قائم

سوال: خبر کے متعلق تیسرا مسئلہ دوسرا مسئلہ
جواب: ایک مبتدا کی کئی خبریں ہو سکتی ہیں۔
جیسے زید عالم عاقل

سوال: خبر کے متعلق چوتھا مسئلہ
جواب: جب مبتدا میں شرط کا معنی پایا جائے ایسے مبتدا کی خبر پر فاء کو لانا جائز ہے۔
اس کی کل چار صورتیں ہیں۔

نمبر1: مبتدا اسم موصول ہو اور صلہ فعل کی صورت میں ہو تو ان کی خبر پر فاء لانا جائز ہے۔

نمبر2: مبتدا اسم موصول ہو اور صلہ ظرف کی صورت میں ہوں تو فاء لانا جائز ہے۔

نمبر3: مبتدا نکرہ موصوفہ ہو اور صفت جملہ فعلیہ کی صورت میں ہو۔

نمبر ۴:

مبتدا نکرہ موصوفہ ہو اور صفت ظرف کی صورت میں آئے

سوال: خبر کے متعلق پانچواں مسئلہ۔

جواب: ایسا مبتدا کہ جس کے شروع میں لیت اور لعل آ جائے تو بالاتفاق تمام علماء نحو کے نزدیک اُس کی خبر پر فاء لانا جائز نہیں۔

اُس کی وجہ

مبتدا اور خبر شرط اور جزاء جملہ خبریہ بنتے ہے جبکہ لیت لعل سے جملہ انشائیہ بن جاتا ہے۔

فائدہ: بعض علماء نحو کے نزدیک لفظ اِنَّ بھی لیت اور لعل کی طرح ہے یعنی اس کی خبر پر بھی فاء نہیں آئے گا لیکن یہ بات درست نہیں کیوں کے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اِنَّ کی خبر پر فاء آیا ہے۔

سوال: مبتدا اور خبر کے محذوف ہونے کی صورتیں

جواب: ۱۔ قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے مبتدا کو حذف کرنا جائز ہے۔

۲۔ قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے خبر کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔

قاعدہ: لفظ اذ جملے پر داخل ہوتا ہے مفرد پر داخل نہیں ہوتا۔

3- وہ مقام جہاں پر خبر کو حذف کرنا واجب ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب خبر کی جگہ پر کوئی اور لفظ آ جائے تو وہاں پر خبر کا حذف وجوبی بن جاتا ہے۔

اِس کی کل چار صورتیں ہے۔

1- لولا کے بعد جو مبتدا آتا ہے اُس کی خبر کو حذف کرنا واجب ہے۔

2- ایسا مبتدا جو مصدر حقیقی ہو اور اُس کی اضافت فاعل یا مفعول کی طرف ہوں اور وہ حال بن رہے ہو تو ایسے مبتدا کی خبر کو حذف کرنا یہ واجب ہے۔

3- ہر وہ مبتدا کہ جس کی خبر مقارنت کے معنیٰ میں ہو یعنی واؤ بمعنیٰ مع ہو تو اُس کی خبر کو حذف کرنا واجب ہے۔

4- جہاں مبتدا مُقسم بہٖ ہو اور جواب قسم کو خبر کی جگہ پر لایا گیا ہو خبر کو حذف کرنا جائز ہے۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کی تعریف

جواب: ایسی خبر جو حروف مشبہ بالفعل پر داخل ہونے کے بعد مسند بنے اُس خبر کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہے۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ

جواب: اِن حروف کو مشبہ بالفعل اس لیے کہتے ہے کہ یہ وضع وزنً عملً فعل کے مشابہ ہوتے ہے وضع کی مثال بعض فعل ثلاثی ہوتے ہے بعض رباعی ایسی ہی حروف مشبہ بالفعل بھی کبھی ثلاثی اور کبھو رباعی ہوتے ہے۔ وزنً کی مثال إِنَّ، فرّ، أَنَّ، مدَّ کے

وزن پر عمل کی بھی فعل کے مشابہ ہیں فعل کے دو معمول ہوتے ہے۔

فاعل ۔ مفعول اسی طرح ان حروف کے بھی دو معمول ہوتے ہے۔

i - اسم ii - خبر

حروف مشبہ بالفعل کی خبر

حروف مشبہ بالفعل کی خبر کے تمام احکام وہی ہیں جو مبتدا کی خبر کے ہے یعنی مفرد جملہ معرفہ نکرہ ایک سے زائد خبریں ہے مبتدا کی خبر کی مثل۔ لیس سوائے دو صورتوں کے مبتدا کی خبر مبتدا پر مقدم ہو سکتی ہے مگر ان کی خبر مقدم نہیں ہو سکتی

ان کی خبر ان کے اسماء پر بھی مقدم نہیں ہوتی

اور اگر خبر ظرف کی صورت میں ہو تو اسماء پر مقدم ہو سکتی ہے۔

//

سوال۔ لائے نفی جنس کی خبر کی تعریف اور احکام

جواب۔ ایسا لا جو جنس کی صفت کی نفی کے لیے آتا ہے اس کی خبر کی تعریف یہ ہے کہ وہ خبر لا کے داخل ہونے کے بعد مسند ہو۔ مثال۔ لَا رَجُلَ قَائِمٌ

احکام ہے — لائے نفی جنس کی خبر اکثر محذوف ہوتی ہے۔ اس کی خبر وجود، کون حصول ہوتی ہے۔

سوال۔ وبنو تمیم لا یُثبِتُونَهٗ کی وضاحت

جواب: i- بنو تمیم والوں کے نزدیک اس کی خبر لفظوں میں مذکور نہیں

ii- اور بنو تمیم والوں کے نزدیک اس کی خبر سرے سے ہوتی ہی نہیں۔

سوال: اسم ما و لا المشبہتین بلیس کی تعریف

جواب: وہ ما اور لا جو لیس کے مشابہ ہوتا ہے اُن کے اسم کی تعریف یہ ہے کہ وہ ما اور لا کے دخول کے بعد مسند الیہ ہو۔ جیسے "ما زید قائما"۔

سوال: وھو فی لا شاذ کی وضاحت

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ لیس کا عمل لفظ لا میں شاذ ہے یعنی لا اگرچہ لیس کے مشابہ ہوتا ہے مگر لیس کا عمل لا میں شاذ ہے کیوں کہ لیس حال کی نفی کے لیے آتا ہے اور لفظ لا مطلقاً نفی کے لیے آتا ہے۔

سوال: اعتراض

مرفوعات آٹھ ہے مصنف نے سات کیوں ذکر کیے۔

جواب: مصنف اختصار کے درپے ہے آٹھویں قسم کی طرف اشارہ ہی کیا ہے وہ اس طرح کہ ما اور لا جو لیس کے مشابہ ہے اُن کا اسم مرفوع ہے جب مشبہ کا اسم مرفوع ہے تو مشبہ بہ یعنی افعال ناقصہ کا اسم بھی مرفوع ہے۔

//

سوال۔ مرفوعات کے بعد منصوبات ذکر کرنے کی وجہ
جواب۔ یہ دونوں ایک ہی عامل کے معمول ہوتے ہے جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عَمرًا

سوال۔ منصوبات کا مفرد
جواب۔ منصوبٌ آتا ہے منصوبۃٌ نہیں آتا وجہ مذکر لا یعقل کی جمع الف اور تاء کے ساتھ آتی ہے۔

سوال۔ منصوبات کی تعریف
جواب۔ منصوبات وہ اسم معرب ہے جو مفعولیت کی علامت پر مشتمل ہو۔

سوال۔ مفعول مطلق کی تعریف
جواب۔ ایسا اسم جس کو فعل مذکور کا ہم معنی فاعل نے کیا ہو۔ مثال۔ ضَرَبَ ضَرَبًا

سوال۔ مفعول مطلق کی اقسام اور تفصیل
جواب۔ تین قسمیں ہے
1۔ تاکیدی 2۔ نوعی 3۔ عددی
پہلی قسم تثنیہ اور جمع نہیں بن سکتی باقی دونوں قسمیں تثنیہ اور جمع بن سکتی ہے کیونکہ عددی اور نوعی آتے ہی تعداد کے لیے ہے۔

سوال۔ مفعول مطلق کے بعض احکام۔

جواب۔ اکثر مفعول مطلق کا فعل اُسی کے مادے سے ہوتا ہے لیکن کبھی کبھار مفعول مطلق اور فعل کا مادہ الگ الگ ہوتا ہے جیسے جُلُوسًا قَعَدتُ

نمبر2۔ اور کبھی کبھار قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے مفعول مطلق کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے جوازی طور پر۔

سوال۔ مفعول مطلق کے فعل کا حذف وجوبی

جواب۔ دو طرح سے آتا ہے۔

1۔ سماعی 2۔ قیاسی

نمبر1۔ سماعی جو عربوں سے سنا گیا ہو جس میں عقل کا کوئی دخل نہیں۔ اس کے کُل سات مقام ہے۔

نمبر2۔ جس میں باقاعدہ کوئی قاعدہ اور قانون موجود ہو۔ اس کے بھی سات مقام ہے۔

نمبر1۔ جب مفعول مطلق نفی اِلَّا کے بعد یا معنیٰ نفی کے بعد یعنی اِنَّمَا مثبت واقع ہو ایسے اسم پر وہ مفعول مطلق اُس اسم کی خبر نہ بن سکتا ہو وہاں اس کے فعل کو حذف ماننا یہ واجب ہے۔

مثال۔ مَا اَنْتَ اِلَّا سَیْرًا وَمَا اَنْتَ اِلَّا سَیْرَ الْبَرِیْدِ وَاِنَّمَا اَنْتَ سَیْرًا

نمبر ۲۔ ایسا مفعول مطلق جو مکرر واقع ہو اور مبتدا
کی خبر نہ بن سکتا ہو تو اس کے فعل کو حذف ماننا
واجب ہے۔

مثال: زید سیراً سیراً

نمبر ۳۔ جب مفعول مطلق ماقبل جملے کے مضمون
کی غرض وغایت کی تفصیل کو بیان کرے اُس وقت
اُس کے فعل کو حذف ماننا / کرنا واجب ہے۔

مثال: فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداءً

نمبر ۴۔ جب مفعول مطلق بطور تشبیہ آئے اور افعال الجوارح
میں سے آئے ایسے جملے کے بعد آئے جو اُس مفعول مطلق
کا ہم معنی ہو یا اُس جیسا ہو لفظاً وہاں پر مفعول مطلق کے
فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔

مثال: مررت بہ فاذا لہ صوت صوت حمار وصراخ صراخ
الثکلی

نمبر ۵۔ جب مفعول مطلق کسی جملے کا مضمون واقع ہو ایسے
جملے کا مضمون جس میں اس کے علاوہ اور کوئی احتمال
نہ ہو وہاں اُس کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔

مثال: لہ علیّ الف درھم

نمبر ۶۔ جب مفعول مطلق کسی جملے کا مضمون واقع
ہو اور وہ جملہ ایسا ہو کہ جس میں اور احتمال بھی ہو
وہاں مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔

مثال: زیدٌ قائمٌ حقًا اس صورت کو تاکید لغیرہ بھی کہتے ہے۔

نمبر 7. جب مفعول مطلق تثنیہ واقع ہو تثنیہ سے مراد کثرت اور تکرار ہے حقیقی تثنیہ نہیں تو اس وقت اس کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔

مثال: لبیک و سعدیک

سوال: مفعول بہٖ کی تعریف اس کے متعلق احکام۔

جواب: ایسا اسم جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مفعول بہٖ کہلاتا ہے۔

مثال: نَصَرتُ زیدًا

احکام: 1- مفعول بہٖ فعل پر مقدم بھی ہو سکتا ہے

مثال: زیدًا ضربتُ

2- کبھی کبھار مفعول بہٖ کے فعل کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہوتا ہے۔

مثال زیدًا

3- کبھی کبھار قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے مفعول بہٖ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔

اس کے کل چار مقام ہے۔

پہلا مقام سماعی ہے۔ مثال: امرأ نفسہ

اور باقی مقام قیاسی کے ہے۔

سوال منادی کی صورتیں

جواب۔ منادی باب مُفَاعلہ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کا معنی ہوتا ہے پُکارا گیا۔
اصطلاح میں سامنے والے کی توجہ کو اپنی طرف کروانا ایسے حرف کے ساتھ جو ادعو فعل کے قائم مقام ہو لفظی طور پر یا تقدیری طور پر۔

فائدہ۔ توجہ کی دو قسمیں ہے
۱۔ توجہ حقیقی ۲۔ توجہ حکمی
۱۔ ذی روح کو مخاطب کرنا یہ توجہ حقیقی کہلاتا ہے۔
مثال قرآن پاک میں یا ادم

۲۔ غیر روح کو مخاطب کرنا یہ توجہ حکمی کہلاتا ہے۔
مثال یا جبالُ

توجہ حقیقی پھر دو قسموں پر ہے۔
۱۔ توجہ وجہی ۲۔ توجہ قلبی
★ چہرے اپنی طرف کروانا یہ توجہ وجہی کہلاتا ہے۔
★ اور دل اپنی طرف کروانا یہ توجہ قلبی کہلاتا ہے۔

سوال۔ منادی کا اعراب
جواب۔ ۱۔ منادی مفرد معرفہ ہو تو مرفوع ہو گا
مثال یا زیدُ
۲۔ اگر منادی لام استغاثہ کے ساتھ ہو تو مجرور ہو گا
مثال۔ یا لَزَیدٍ

3- اگر منادی میں الف استغاثہ داخل ہو تو مفتوح ہو گا لیکن اس کے پہلے شرط یہ ہے کہ اس میں لام استغاثہ نہ ہو۔

مثال: یا زیداہ

اس کے علاوہ باقی صورتوں میں منادی منصوب ہو گا۔

نمبر 1- منادی مضاف ← مثال یا عبداللہ

نمبر 2- مشابہ مضاف ← مثال یا طالعاً

نمبر 3- نکرہ غیر معین ← مثال یا رجلاً الغیر معین

سوال: منادی مفرد معرفہ کے توابع اور ان کا اعراب

جواب: منادی مفرد معرفہ کے توابع چار ہے۔

1- تاکید 2- صفت 3- عطف بیان

4- ایسا معطوف باللام جس پر حرف ندا کا داخل منع ہو

مذکورہ تمام توابع کا اعراب۔

نمبر 1

صاحب کافیہ کے نزدیک لفظ پر محمول کرتے ہوئے رفع پڑھے گے، محل پر محمول کرتے ہوئے نصب پڑھے گے۔

مثال: یا زید العاقل، العاقل

نمبر 2

امام خلیل کے نزدیک رفع بھی پڑھا جائے گا۔

نمبر 3

امام ابو عمر کے نزدیک صرف نصب ہی پڑھا جائے گا۔

طریقہ: امام مبرد کے نزدیک اگر وہ اسم الحسن کی طرح ہو یعنی اس پر الف لام عارضی آیا ہو تو پھر رفع پڑھے گے۔ اور اگر وہ اسم الحسن کی طرح نہ ہو تو پھر نصب پڑھے گے۔

سوال۔ منادی مضاف اور ان کا اعراب۔
جواب۔ منادی مضاف کے توابع کو منصوب پڑھا جائے گا۔
بدل یا ایسا معطوف جس پر حرف یاء کا داخلہ منع نہ ہو تو ان کا حکم مطلقاً مستقل منادی کے حکم کی طرح ہے یعنی مفرد ہو تو مرفوع مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو منصوب وغیرہ وغیرہ۔

سوال۔ معرف باللہ کو ندا دینے کا طریقہ
جواب لفظ ابن یا ابنۃ سے پہلے علم واقع ہو اور وہ موصوف بنے دوسرا یہ ہے کہ لفظ ابن کے بعد علم واقع ہو تو لفظ ابن پہلے علم کے لیے صفت بنے گا دوسرا علم کے لیے مضاف بنے گا اِن صورت میں اِن پر رفع اور فتح دونوں ہی پڑھ سکتے ہے لیکن فتح اولیٰ ہے۔

سوال۔ معرف باللام کو نداء دینے کا طریقے
جواب۔ معرف باللام کو نداد دینے کے تین طریقے ہے۔

نمبر 1۔

حرف نداء اور معرّف باللام کے درمیان لفظ ایّھا کا اضافہ کرنا۔

نمبر 2۔

حرف ندا اور معرّف باللام کے درمیان اسم اشارہ لاتے ہے۔

نمبر 3۔

دونوں کے درمیان حرف تنبیہ اور اسم اشارہ ذکر کرتے۔

ان تمام صورتوں میں معرّف باللام اور اس کے توابع پر رفع پڑھا جائے گا

فائدہ۔ کلام عرب میں لفظ اللّٰہ پہ حرف ندا ڈائرکٹ داخل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ معرّف باللام ہے۔

نمبر 1۔ پہلی وجہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ذات مشہورہ ہے اس پر اسم مبہم داخل نہیں کر سکتے۔

نمبر 2۔ ھا تنبیہ کے لیے آتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔

نمبر 3۔ لفظ ای پہ تعداد کے لیے آتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی پاک ہے۔

سوال۔ منادی مفرد کا اعراب

جواب۔ جب منادی مفرد معرفہ مکرر ہوں تو اس پر دو اعراب پڑھے جا سکتے ہے۔

1۔ ضمہ مفرد معرفہ ہونے کی وجہ سے

2۔ نصب عدی کی طرف نسبت کرتے ہوئے۔

سوال۔ منادی مضاف یائے متکلم کا اعراب

جواب۔ جب منادی یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اُس میں پانچ صورتیں جائز ہے۔

مثالیں۔ یا غلامی ویا غلامیَ ویا غلام ویا غلاما و بالهاء

سوال۔ ترخیم منادی کی تعریف

جواب۔ ترخیم کا لغوی معنی ہوتا ہے نرمی اصطلاح میں منادی کے آخر سے ایک یا دو حرف یا پورے ایک اسم کو بطور تخفیف کرنا ترخیم کہلاتا ہے۔

سوال۔ ترخیم منادی کا حکم

جواب۔ منادی میں ترخیم جائز ہے منادی کے علاوہ ضرورت ہو تو جائز ورنہ نہیں یعنی وزنِ شعری کو برقرار رکھنے ہو۔

سوال۔ ترخیم منادی کی شرائط

جواب۔ ترخیم منادی کے لیے پانچ شرائط ہے۔

نمبر 1-

منادی مضاف نہ ہو

نمبر 2-

منادی مستغاث نہ ہو

نمبر 3-

منادی جملہ نہ ہو۔

نمبر ۴۔
منادی علم ہو اور تین حروف سے زائد ہو

نمبر ۵۔
اگر علم نہ ہو اور تین حروف سے زائد بھی نہ ہو تو
اس کے آخر میں تائے تانیث ضرور ہو۔

سوال: ترخیم منادی کی صورتیں

جواب: نمبر ۱۔
اگر منادی کے آخر میں دو حروف زائد ہو
اور دونوں ہی ایک حکم میں ہو۔

نمبر ۲۔
یا منادی کے آخر میں ایک حرف اصلی ہوں یعنی
صحیح اور اس سے پہلے کوئی حرف مدّہ ہو اور وہ کلمہ چار
حروف سے زائد ہو تو دونوں قسموں کا حکم یہ ہے کہ بوقت
ترخیم آخر دونوں حروف کو حذف کیا جائے گا۔

نمبر ۳۔
اگر منادی مرکب ہو تو ترخیم کرتے وقت دوسرے اسم کو
حذف کر دے گا۔

نمبر ۴۔
اگر مذکورہ صورتوں میں علاوہ کوئی اور صورت
ہو تو بوقت ترخیم ایک حرف کو حذف کرتے ہے۔

سوال: اسکے اعراب کا حکم۔

جواب۔ ترخیم منادی کے اعراب میں دو قول ہے۔
نمبر1۔ اکثر علماء کے نزدیک جو اعراب اُس کا ہے وہی رہے گا۔
نمبر2۔ دوسرا اُس کو باقاعدہ ایک اسم بنا لے گے اور حالت رفعی والا اعراب جاری کریں گے۔

سوال۔ مندوب کی تعریف
جواب۔ میت پر رونا اور پکارنا مندوب کہلاتا ہے۔
مندوب کے لیے عربی میں دو حرف ہے "یا" اور "وا" اور وا خاص طور پر ہے۔

سوال۔ مندوب کا حکم۔
جواب۔ اعراب بنا میں مندوب کا حکم منادی کے حکم کی طرح ہے۔

سوال۔ مندوب کا طریقہ استعمال۔
جواب۔ مندوب کے لیے مندوب کے آخر میں الف کا اضافہ کرنا اور اگر الف کے بعد ہائے وقف بھی لے آئیں تو یہ بھی درست ہے۔
ہاں اگر کسی صفے کا کسی صیغے کے ساتھ التباس کا خوف ہو تو وہاں پر الف کا اضافہ نہیں کریں گے۔

سوال: مندوب کے متعلق دو قاعدے۔
نمبر 1۔ مندوب حرف معروف شخص پر ہوگا مجہول پر نہیں رو دیا جائے گا۔
نمبر 2۔ رونے کے وقت الف اور ھا کا اضافہ موصوف پر ہوگا صفت پر نہیں ہوگا۔

سوال: حرف ندا کا حذف
جواب: اسم جنس اشارہ مستغاث اور مندوب کے علاوہ اگر کسی اسم پر حرف ندا داخل ہو تو اس کا حذف کرنا جائز ہے۔
وجہ:
عام طور پر حرف ندا کلمے پر داخل ہوتا ہے لیکن جب اسم جنس اور اسم اشارہ سے حرف ندا کو حذف کریں گے تو پہچان نہیں ہوگی کہ یہ حرف ندا ہے یا اسم جنس جیسے یا رجل یا ھذا اسی طرح مستغاث اور مندوب میں مقصود آواز کو لمبا کرنا ہوتا ہے اور وہ حرف ندا داخل ہوگا ان کو منادی بنائے گا تو مقصود پایا جائے گا۔

سوال: اعتراض
لیل، مخنوق، اور کرا یہ اسم جنس ہے اور ان پر حرف یا بھی داخل نہیں ہے جب کہ آپ

سے ماقبل کیا ہے کہ اسم جنس سے حرف ندا کو حذف
نہیں کر سکتے۔
جواب۔ مصنف فرماتے ہیں یہ شاذ ہے۔
استاد صاحب کا جواب
ایک طرف علماء کا بنایا ہوا قاعدہ بیان کیا جارہا ہے
جبکہ آپ چوروں، ڈاکوں، نام نہاد عاشقوں اور
جادوگروں کے جملے لے کر اعتراض کر رہے ہیں
یہ انصاف تو نہ ہوا۔

سوال۔ منادی کا حذف
جواب قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے منادہ
کو بھی حذف کرنا جائز ہے
جیسا کہ حرف الا اسم پر داخل ہوتا ہے جب کہ یہاں
فعل پر داخل ہے تو قرینہ یہ ہے یہاں پر اسم محذوف
ہے یعنی منادی اور وہ لفظ قوم ہے۔

سوال۔ ما اُضمِر عاملہٗ کی تعریف
جواب ہر وہ اسم جس کے بعد فعل یا شبہ فعل
ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم سے اعراض کرتی ہوں یا
اس اسم کی ضمیر یا اس اسم کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ
سے ہاں اگر اس فعل سے
یا اسکے مناسب کسی فعل کو اس اسم سے
پہلے ذکر کیا جائے تو وہ اسے ضرور نصب دیں گا۔

نمبر2۔ زیدٌ ضربتہٗ

اصل میں ضربتُ زیدًا ضربتہٗ ہے دوسرا فعل پہلے والے فعل کی تفسیر بیان کر رہا ہے اس لئے پہلے والے فعل کو حذف کر دیا اس لیے کہ مُفسِّر مُفسَّر کا اجماع نہ ہو۔

نمبر3۔ زیدٌ مررتُ بہٖ اصل میں جاوزتُ زیدًا مررتُ بہٖ ہے جاوزت حرف جر کے ساتھ آئے گا یا حرف جر کے بغیر اگر حرف جر کے ساتھ آئے تو کسرہ کو چاہے گا نصب کو نہیں اگر بغیر حرف جر آتا ہے تو مررت فعل لازم ہے ایسے مفعول کی حاجت نہیں ہے

اس لیے اسکے مناسب فعل جاوزت فعل کو محذوف نہیں مانیں گے کیونکہ مررت نصب نہیں دے سکتا۔

زید ضربت غلامہ اصل میں اَہَنتُ زیدًا ضربتُ غلامہ ہے چونکہ اہنتُ حذف ہے۔

نمبر4۔ زیدٌ حُبِسْتُ اصل میں لابستُ زیدًا حُبِسْتُ ہے ما اُضمِر عاملہٗ کا اسم منصوب ہوگا اس پوشیدہ کے عمل کی وجہ سے جسکی تفسیر اسکے بعد والا فعل کر دیا ہو۔

سوال۔ ما اُضمِر عاملہٗ کے اعراب کا پہلا حکم۔

جواب۔ رفع اولیٰ نصب جائز

اس کی چند صورتیں ہیں۔

نمبر1-

جب ما اُضمِرَ عاملہ کا اسم ابتدا میں ہو اور اس کا خلاف قرینہ نہ پایا جائے تو رفع اولی اور نصب جائز

نمبر2-

رفع والا قرینہ نصب والے قرینہ سے قوی ہو تو رفع پڑھنا اولی اور نصب جائز

قوی والے قرینہ کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر1-

وہ اسم حرف اَمّا کے بعد ہوں اور جملہ خبریہ بنے انشائیہ نہ بنے

نمبر2-

وہ یہ ہے وہ اسم لفظ اِذا کے بعد آئے تو رفع پڑھنا اولی ہے نصب پڑھنا جائز ہے۔

ان میں قوی قرینہ کیا ہے۔

قوی قرینہ ان میں یہ ہے کہ حرف اَمّا اور اِذا اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اسم مرفوع ہوتا ہے منصوب نہیں۔

سوال۔ ما اُضمِرَ عاملہ کے اعراب کا حکم ثانی

جواب نصب اولیٰ رفع جائز
اس کی پہلی صورت۔
ما اُضمر عاملہٗ کا اسم سے پہلے جملہ فعلیہ
ہو اور اس کا اُس پر عطف ہو مناسبت پیدا کرنے کا وقت
صورت نمبر 2۔
ما اُضمر عاملہٗ کا اسم حرف نفی کے بعد آئے
صورت نمبر 3۔
یہ اسم حرف استفہام کے بعد آئے
صورت نمبر 4۔
مذکورہ اذا شرطیہ کے بعد آئے
صورت نمبر 5
حیث کے بعد آئے
کیوں کہ یہ سب فعل کی جگہیں ہے
صورت نمبر 6
ما اُضمر عاملہٗ اسم کے بعد فعل امر
صورت نمبر 7
یا نہی کے بعد
ان تمام صورتوں میں نصب پڑھنا اولیٰ ہے
رفع جائز
صورت نمبر 8
جب فعل مُفسّر کا صفت کے ساتھ التباس
کا خوف ہو تو نصب پڑھنا اولیٰ ہے۔

سوال. ما اُضمر عاملہٗ کے اعراب کا حکم ثالث

جواب جب جملہ اسمیہ کی خبر جملہ فعلیہ کی صورت میں ہو تو یہاں اسم پر دو اعراب پڑھ سکتے ہے۔

1- رفع 2- نصب

اور یہ دونوں حکم میں برابر ہے یعنی کسی کو کوئی ترجیح حاصل نہیں ہے

مثال: زیدٌ قامَ وعمرٌ اکرمتہٗ

سوال. ما اُضمر عاملہٗ کے اعراب کا چوتھا حکم

جواب اس پر نصب پڑھنا واجب ہے۔

اگر ما اُضمر عاملہٗ کا اسم حرف شرط یا التحضیض کے بعد آئے تو اس پر نصب پڑھنا واجب ہے۔

مثال: ھَلّاَ ، اَلاَ ، لَولاَ ، لَومَا

یہ صدرِ کلام کو چاہتا ہے۔

سوال. چند استثنائی صورتیں

جواب (زیدٌ ذُھِبَ بہٖ) اس مثال میں لفظ زید پر رفع پڑھنا لازم ہے کیونکہ ما اُضمر عاملہٗ کے قبیل سے نہیں بنتا اس وجہ سے کہ اس کے بعد فعل مجہول ہے

اور فعل مجہول کا مفعول نہیں ہوتا

نمبر 2-

(کُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ)

والی مثال میں اس میں بھی رفع لازم ہے کیونکہ یہ بھی ما اُضمر عاملہٗ کے قبیل سے نہیں اگر اس کو مانے تو معنی فاسد ہوتا ہے۔

نمبر3۔
(اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِی فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ ۔۔۔۔۔ الخ)

اس میں فاء شرط کا معنی میں ہے۔
امام مبرد اور امام سیبویہ کے نزدیک دونوں جملے ہی مبتدا اور خبر بنتے ہے لہذا یہ بھی ما اُضمر عاملہٗ کی قبیل سے نہیں یہاں پر بھی رفع پڑھا جائے گا۔

سوال: تحزیر کا لغوی معنی

جواب: تحزیر کا لغوی معنی ہوتا ہے ڈرانا

سوال: تحزیر کی اصطلاحی تعریف

جواب: اس کی دو تعریفیں ہے۔

نمبر1-
الف فعل مقدر کا وہ معمول جسکو اسکے مابعد سے ڈرانے کے لیے ذکر کیا جائے تحزیر کہلاتا ہے۔

نمبر2-
محزّر منہ کو مکرر ذکر کرنا تحزیر کہلاتا ہے۔

سوال: تحزیر میں چار چیزیں ہوتی ہے۔

نمبر1-

محذِّر یعنی ڈرانے والا

نمبر2-

محذَّر یعنی جسکو ڈرایا گیا ہو

نمبر3-

محذَّر منہ یعنی جس سے ڈرایا گیا ہو

نمبر4-

تحذیر یعنی نفس ڈرانا

مثال۔ حَذَّرَ زَیْدٌ بَکْرًا مِنَ الْاَسَدِ

سوال: تحذیر کی عقلاً آٹھ صورتیں ہے۔

جواب تحذیر یا تو اسم حقیقی میں ہوگا یا اسم تاویلی میں واؤ کے ساتھ ہوگا یا مِنْ کے ساتھ پھر انکے حذف کے ساتھ کُل آٹھ صورتیں ہوئی۔

ان میں تین صورتیں ناجائز ہے اسم حقیقی اور تاویلی سے واؤ کا حذف اسم حقیقی سے مِن کا حذف۔

فائدہ۔ ضمیر فاعل اور ضمیر مفعول جب ایک ساتھ ہو اور ان سے مراد بھی ایک ہی ذات ہو تو یہ افعال قلوب میں صرف جائز ہے

اسکے علاوہ میں جائز نہیں ہوتا جیسا کہ یہاں پر ہے اتّقِ فعل کا حذف کرکے کاف ضمیر متصل کو منفصل میں بدل دیں گے۔

سوال. مفعول فیہ کی تعریف

جواب. وہ اسم منصوب جس سے پہلے اس کا عامل آ چکا ہو یعنی جس میں فعل مذکور نے عمل کیا ہو اب چاہے وہ اسم ظرف زمان ہو یا ظرف مکان اُسے مفعول فیہ کہتے ہے۔

سوال. مفعول فیہ کے منصوب ہونے کے لیے شرط

جواب. شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے حرف فی مقدر ہوتا ہے

فائدہ. مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہے۔

سوال. ظرف کی اقسام

جواب. ظرف کی ابتداً دو قسمیں ہے۔

1- ظرف زمان 2- ظرف مکان

تعریف

جہاں اوقات کو بیان کیا ہو اُسے ظرف زمان کہتے ہے۔

اگر کسی جگہ کو مقام کو مکان کو بیان کیا ہو اُسے ظرف مکان کہتے ہے۔

ظرف زمان اور ظرف مکان کی دو دو قسمیں ہے۔

1- ظرف زمان معلوم 2- ظرف زمان مبہم

اسی طرح

1- ظرف مکان معلوم 2- ظرف مکان مبہم

تعریف. ظرف زمان معلوم، اور مبہم

- اگر اوقات ابتدا سے انتہا تک معلوم ہو تو ظرف زمان معلوم۔ مثال مسجد وغیرہ۔
- اگر اوقات ابتدا سے انتہا تک معلوم نہ ہو تو ظرف مکان مبہم۔

تعریف ظرف مکان معلوم، اور مبہم

- اگر مکان ابتدا سے انتہا تک معلوم ہو تو ظرف مکان معلوم
- اگر مکان ابتدا سے انتہا تک معلوم نہ ہو تو ظرف مکان مبہم

سوال. ان اسماء میں فیہ کا جواز اور عدم جواز

جواب۔ ظرف زمان چاہے معلوم ہو یا مبہم ان سے پہلے حرف فی مقدر ہوگا ظرف مکان اگر مبہم ہو تو حرف فی مقدر ہوگا اگر معلوم نہ ہو تو حرف فی مقدر نہیں ہوگا۔

سوال. ظرف مکان مبہم کی مثال۔

جواب۔ ظرف مکان مبہم کی مثال چھ جگہیں ہے۔

1- اَمام 2- خَلف 3- یمین
4- شمال 5- فوق 6- تحت

مزید یہ کہ لفظ (عند) اور (لدی) (مکان) اور (دخلت) کے بعد جو اسم آتا ہے ان تمام صورتوں کو ظرف مکان مبہم پر محمول کیا جاتا ہے۔

//

سوال: مفعول لہٗ کی تعریف اور اختلاف

جواب: مفعول لہٗ اُس اسم کو کہتے ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور لیا گیا ہو۔

اختلاف: امام زجاج کے نزدیک مفعول لہٗ کوئی مفعول کی کوئی بھی قسم نہیں ہے بلکہ یہ مفعول مطلق ہی ہوتا ہے۔

سوال: مفعول مطلق کے منصوب ہونے کے لیے شرط۔

جواب: اس کے منصوب ہونے کے لیے حرف لام کا مقدر ہونا شرط ہے۔

سوال: مفعول معہٗ کی تعریف اور اُس کی صورت

جواب: مفعول معہٗ اُس اسم کو کہتے ہے جو واؤ کے بعد مذکور ہوتا کہ معلوم ہو وہ اسم ماقبل لفظی یا معنوی کے معمول کا مصاحب ہے۔

اس کی چار صورتیں ہے۔

نمبر 1۔
اگر فعل لفظی ہو اور عطف بھی جائز ہو تو دو اعراب پڑھ سکتے ہے 1- رفع (عطف) 2- نصب

نمبر 2۔
اگر فعل لفظی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو صرف نصب پڑھے گا۔

نمبر 3۔
اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو عطف متعین ہو گا۔

نمبر ۱۔
اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو نصب نہیں ہوگا۔

سوال۔ حال کی تعریف

جواب۔ حال کی تعریف یہ ہے کہ جو فاعل یا مفعول بہ کی حالت کو بیان کرے اُسے حال کہتے ہے۔
چاہے فاعل یا مفعول لفظی ہو یا معنوی۔

سوال۔ حال کے عامل لکھیں

جواب۔ حال کے تین عامل ہو سکتے ہے۔
۱۔ فعل ۲۔ شبہ فعل ۳۔ معنی فعل

فائدہ۔ ذوالحال پہلے ہوتا ہے حال بعد میں ہوتا ہے۔

سوال حال کے لیے شرط۔

جواب۔ حال کے لیے شرط یہ ہے وہ نکرہ ہوگا معرفہ کبھی بھی حال نہیں بن سکتا ہاں ذوالحال کے لیے شرط ہے کہ وہ معرفہ ہو۔

سوال۔ تمیز کی تعریف

جواب۔ وہ اسم جو ذات مذکورہ یا ذات مقدرہ سے ثابت شدہ ابہام کو دور کرے وہ تمیز کہلاتا ہے۔

سوال. چند الفاظ کی وضاحت.
جواب. ذات ، مذکورہ ، مقدرہ

1 — ذات
اُس اسم کو کہتے ہے جو تمیلیات اربع یعنی تنوین نون تثنیہ نون جمع نون مشابہ بنون الجمع میں سے کسی ایک سے مکمل ہو۔

2 — مذکورہ
وہ اسم مبہم جو لفظوں میں مذکورہ ہو۔

3 — مقدرہ
ایسا اسم مبہم جو لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ محذوف ہو۔

سوال. اقسام تمیز
جواب. تمیز کی دو قسمیں ہے:
1- ذات مذکورہ 2- ذات مقدرہ

ذات مذکورہ
میں اکثر ممیزہ اور تمیز مفرد ہوتا ہے مقدر نہیں.

قسم اول.
یا عدد میں ہوگی یا وزن میں

قسم ثانی.
ذات مقدرہ والی ماقبل جملے سے مشابہ ہوگی.

پیغام نور

مسلک اہل سنن چھوڑ نہ جانا لوگو
آل و اصحاب محمد نہ بھلانا لوگو

جو عقیدت بھی عقیدے سے تمھیں دور کرے
اس عقیدت سے دل و جان چھڑانا لوگو

کیا تمھیں کافی نہیں فکر مجدد ہردم
سینہ انوار رضا خاں سے سجانا لوگو

رفض فارس نے کیا جن کی خرد پر قبضہ
ایسے پیروں سے عقیدے کو بچانا لوگو

آل و اصحاب ،نبی نور نبی کی کرنیں
ان کی طلعت سے مقدر کو جگانا لوگو

غار میں یار کے پہلو میں ہے صدیق عتیق
عشق حیدر میں نہ وہ پیچھے ہٹانا لوگو

غم کربل میں غم بدر و احد بھی شامل

ان غموں میں تو کوئی فرق نہ پانا لوگو

جس کو صدیق کی تفضیل نظر آتی نہیں

ایسے نابینے کو مرشد نہ بنانا لوگو

جن کے مذہب میں زنا اور نشہ طاری ھے

ان کمینوں کے شکنجے میں نہ آنا لوگو

یہ کڑے ،پنجے، یہ جھولے، یہ لٹکتے دھاگے

ایسے ماحول سے نسلوں کو بھگانا لوگو

وہ منافق ھے جو ہر تھال کا آلو بینگن

اپنی اولاد کو غیرت بھی سکھانا لوگو

دشمن آل نبی دشمن اصحاب رسول

اس سے رشتہ نہ کبھی کرنا، کرانا لوگو

ذکرحیدر میں اگر ذکر ابی بکر ملے
یہ تو سونے پہ سہاگا" ھے لگانا لوگو
اھل سنت ھو تو یک طرفہ ٹریفک چھوڑو
حادثہ کر کے کوئی چن نہ چڑھانا لوگو
اس غلام در سرکار کی باتیں سن کر
وقت مل جائے تو دنیا کو سنانا لوگو

..........فکرتازہ ازمجددی..........